اشاعت و تبلیغ نمبر ۹

اربوں کھربوں کا

نقصانِ عظیم

(اجرت تراویح کا شرعی حکم)

رشحہ قلم

مولانا قاری خلیل احمد صاحب تھانوی خطیب جامع مسجد شیر شاہ بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

شعبان	فون	تعداد
۱۴۱۰ھ	۴۳۰۹۸۱	۵۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہمارے ملک میں اکثر حفاظ کا یہ طریقہ ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن حکیم تراویح میں سُنا کر کچھ اُجرت لیتے ہیں۔ بعض حضرات تو طے کر کے لیتے ہیں اور بعض طے تو نہیں کرتے مگر اہل محلہ پھر بھی ختم کے روز ان کو کچھ نہ کچھ رقم عیدی کے عنوان سے یا ہدیہ کے نام سے یہ کہہ کر دیدیتے ہیں کہ یہ کوئی قرآن کا عوض نہیں ہے بلکہ یہ تو ہماری خوشی ہے قرآن کا عوض کون دے سکتا ہے" وغیرہ تاویلات پیش کی جاتی ہیں جبکہ فقہاء فرماتے ہیں " المعروف کالمشروط " جس کا رواج پڑ گیا ہو وہ مثل شرط کی ہوتی ہے۔

اور ہمارے ملک میں چونکہ لینے دینے کا رواج عام ہے اس لیے اگر طے نہیں بھی کیا تب بھی وہ ایسا ہی ہے جیسے طے کر لیا ہو، جو کہ حرام ہے۔

فقہاء نے تصریح کی ہے کہ عوض کے ساتھ ثواب نہیں ملتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اکثر حفاظ کو اسکا اندازہ ہی نہیں کہ وہ دو سو چار سو روپے کو اپنا کس قدر عظیم نقصان کرتے ہیں۔ اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن حکیم سنانے پر اللہ تعالیٰ کس قدر عظیم ثواب عطا فرماتے ہیں تو کوئی ان کو لاکھوں روپے بھی دے تب بھی وہ نہ لیں۔ کیونکہ عوض لینے سے سارا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کون بے وقوف ہوگا جو چند سو روپے کے عوض اپنا اس قدر عظیم نقصان کرے گا۔ فقہاء نے متاخرین نے صرف دین کے بقاء کی ضرورت کے پیش نظر تعلیم و تعلم اور نماز وغیرہ فرائض کی ادائیگی پر اُجرت لینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ جس کی تفصیل اسی مضمون کے آخر میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ العالی مفتی جامعہ اشرفیہ کے فتویٰ میں ہے

اگر کسی شخص کے سامنے شیریں شربت کا گلاس رکھا ہوا ہو اور اس کو شدید پیاس بھی لگی ہوئی ہو، وہ اس گلاس کو پینا چاہتا ہو کہ اسی لمحے کوئی شخص اگر یہ خبر دے کہ جناب اس گلاس میں زہر ملا ہوا ہے تو کیا کوئی بھی عقلمند اس شربت کے گلاس کو یہ سوچ کر پی سکتا ہے کہ چلو وقتی پیاس تو بجھ جائیگی؟ ہرگز نہیں!

اسی طرح اگر حافظ اور سامعین کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری اربوں کھربوں نیکیاں جو

پورے رمضان المبارک میں سنا کر اور سن کر انکو حاصل ہوتی تھیں وہ اس مختصر سی رقم کے لینے اور دینے سے اسی طرح ضائع ہو جائیں گی جس طرح ایک قطرہ زہر نے شربت کے پورے گلاس کو نہ صرف ناقابل استعمال بلکہ مہلک بنا دیا۔

ثواب کی مقدار احادیث کی روشنی میں

اب احادیث مبارکہ کی روشنی میں ثابت کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں جس میں اللہ تبارک وتعالےٰ کیطرف سے مسلسل رحمتوں کا نزول ہوتا ہے قرآن کریم کے قاری اور سامع کو کسقدر ثواب ملتا ہے۔

"حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ان میں کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ رمضان کی آخری رات ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ایماندار بندہ ایسا نہیں جو ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کے سبب ہو جیسے تراویح) مگر اللہ تعالےٰ ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت سے بناتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہونگے۔ ان میں سے ہر دروازے کے متعلق ایک محل سونے کا ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا۔

پھر جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (جو رمضان (گذشتہ) کے ایسے ہی دن تک ہوئے ہوں یعنی اس رمضان کی پہلی تاریخ سے پہلے رمضان کی پہلی تاریخ تک) اور ہر روز صبح کی نماز سے لیکر آفتاب کے چھپنے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور یہ جتنی نمازیں رمضان کے مہینے میں پڑھے گا خواہ دن کو خواہ رات کو ہر سجدہ کے عوض ایک درخت ملے گا جس کے سایہ میں سوار پانچ سو برس تک چل سکے گا۔"

بیہقی۔ حیوٰۃ المسلمین صـ ۲۸۱

اس حدیث مبارکہ سے رمضان المبارک میں کیے گئے اعمال کی فضیلت معلوم ہوئی جس میں نماز کے سجدہ کی کتنی بڑی فضیلت ہے اور نمازیں تراویح بھی ہے جس کے پڑھنے پر بھی

فضیلت ملے گی۔

قرآن حکیم کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "وعن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الٓمٓ حرفٌ، الف حرفٌ، ولام حرفٌ، ومیم حرفٌ۔" (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۸۳)

ترجمہ:- ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے لیے ہر حرف کے عوض نیکی ہے اور نیکی دس نیکی کے برابر ہے نہیں کہتا ہوں کہ سارا الٓمٓ ایک حرف ہے۔ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن حکیم کے ہر حرف کی تلاوت پر کم از کم دس نیکیاں تو ملتی ہی ہیں۔

نماز کی قرأت افضل ہے

وعن عائشۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قراءۃ القرآن فی الصلوٰۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوٰۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوٰۃ افضل من التسبیح والتکبیر، والتسبیح افضل من الصدقۃ، والصدقۃ افضل من الصوم، والصوم جنۃ من النار۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۸۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے قرآن کے پڑھنے سے غیر نماز میں۔ اور قرآن کا غیر نماز میں پڑھنا افضل ہے۔ تسبیح و تکبیر سے تسبیح افضل ہے صدقہ سے اور صدقہ دینے میں زیادہ ثواب ہے روزہ سے اور روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے۔

نماز میں ہر حرف کی تلاوت پر سو نیکیاں ملتی ہیں۔

حدیث میں ہے کہ جس نے سنا ایک حرف خدا کی کتاب سے اور دس لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں (یعنی دس نیکیوں کا ثواب) اور دور کر دیے جائیں گے اس سے دس گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے دس درجے اور جس نے پڑھا ایک حرف اللہ کی کتاب سے نماز میں بیٹھ کر (یعنی جبکہ نماز بیٹھ کر پڑھے اور نماز نفل مراد ہے اس لیے کہ فرض نماز بیٹھ کر بلا عذر جائز نہیں اور عذر کے ساتھ جائز ہے سو عذر کے ساتھ جب بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے ہاں نفل نماز بھی کسی عذر سے بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے) تو لکھی جائیں گی پچاس نیکیاں (یعنی اسی قدر نیکیوں کا ثواب) اور دور کر دیے جائیں گے اس کے پچاس گناہ اور بلند کر دیے جائیں گے اس کے پچاس درجے۔

اور جس نے پڑھا اللہ کی کتاب (میں) سے ایک حرف کھڑے ہو کر لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں، اور دور کیے جائیں گے اس کے سو گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے سو درجے۔

جس نے قرآن پڑھا اور اس کو ختم کیا لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک دعا جو فی الحال قبول ہو جائے یا بعد چندے مقبول ہو۔ (رواہ ابن عدی والبیہقی بہشتی زیور ج ۴ ص)

رمضان المبارک میں نماز میں ایک حرف کی تلاوت پر سات ہزار نیکیاں ملتی ہیں

عن سلمانؓ خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم مبارک، شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرب فیہ بخصلۃ کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ الخ۔ (حیاۃ المسلمین ص ۲۵۲)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو تمہارے پاس ایک بڑا اور

برکت والا مہینہ آپہنچا (یعنی رمضان) ایسا مہینہ جس میں ایک رات ہے جو ایسی ہے۔ جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینہ تک عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس کی شب بیداری (یعنی تراویح) کو فرض سے کم (یعنی سُنّت) کیا ہے جو شخص اس میں کسی نیک کام سے (جو فرض نہ ہو) خدا تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانے میں ایک فرض ادا کرے اور جو کوئی اس میں کوئی فرض ادا کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانے میں ستر فرض ادا کرے۔ الخ

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی کسی بھی نماز میں جو کھڑے ہو کر پڑھی جا رہی ہو، ہر حرف کی تلاوت پر سات ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔

۱٫۷۵۰۰۰ ایک حرف کی تلاوت پر ایک لاکھ پچھتر ہزار نیکیاں۔

• انس ابن مالک سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز گھر میں ایک نماز ہے۔ اور محلے کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز اس مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز میری مسجد (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۲)۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر نماز مسجد میں پڑھے تو پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اور رمضان میں کھڑے ہو کر نماز میں ایک حرف پر سات ہزار نیکیاں ملتی ہیں تو اس کا پچیس گنا ۱٫۷۵٫۰۰۰ ہو گیا۔ تو گویا رمضان میں مسجد میں نماز کی تلاوت پر ایک لاکھ پچھتر ہزار نیکیاں ملیں گی۔

۱۹۸۰۰۰ ایک حرف کی تلاوت پر ایک لاکھ اٹھانوے ہزار نیکیاں۔

عن عبد اللہ بن عمر رضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (بخاری ج ۱ ص ۸۹ مسلم ج ۱ ص ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا علیحدہ نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ اجر زیادہ رکھتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب رمضان میں جماعت کی نماز میں تلاوت کریگا تو ہر حرف پر ایک لاکھ اٹھانوے ہزار نیکیاں ملیں گی۔

ایک حرف کی تلاوت پر تین لاکھ چونسٹھ ہزار نیکیاں

مذکورہ بالا دونوں احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رمضان المبارک میں کھڑے ہو کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھے تو اس کو ایک نماز کا ثواب باون گنا زائد ملے گا پچیس مسجد کا اور ستائیس جماعت کا اور ایک حرف کی تلاوت پر چونکہ رمضان میں نماز میں سات ہزار نیکیاں ملتی تھیں جو باون گنا بڑھ جائیں گی۔ اس طرح ایک حرف کی تلاوت پر تین لاکھ چونسٹھ ہزار نیکیاں ملیں گی۔

ایک کھرب سترہ ارب اکیاسی کروڑ اٹھاون لاکھ اسی ہزار نیکیاں

آئیے اب دیکھتے ہیں کہ ایک حافظ صاحب جب ایک عام مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہے ہوں تو ان کو پورے قرآن حکیم کی تلاوت پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں اس لیے کہ جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے اسکا ثواب پانچ سو گنا زیادہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ مسجد نبوی کا اس سے بھی زائد اور مسجد حرام کا سب سے زائد۔ فقیہ ابو اللیث نے اپنی کتاب بستان میں عبدالعزیز بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ پورے قرآن پاک میں تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو ستر حروف ہیں اور رمضان المبارک میں تراویح میں ایک مرتبہ قرآن کریم سنانا سنت ہے اور حافظ نماز میں چونکہ کھڑے ہو کر مسجد میں جماعت سے پڑھاتا ہے اس لیے اس کو پورے قرآن حکیم کی تلاوت پر ایک کھرب سترہ ارب اکیاسی کروڑ اٹھاون لاکھ اسی ہزار نیکیاں ملیں گی۔

چھتیس ارب اکیاسی کروڑ چوراسی لاکھ اٹھائیس ہزار مزید

ائمہ اربعہ کے نزدیک تراویح چونکہ بیس رکعت ہے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ تیس روز تک جب بیس مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی تو اس کی تعداد چھ سو ہو جائے گی جس میں سے ایک ربع کی تو قرآن کریم کا جز بن جائے گی اور ۵۹۹ مرتبہ زائد ہوگی۔

اس سورۃ کے حروف کی تعداد چونکہ ۱۲۳ ہے اس طرح کل حروف جو ایک قرآن سے زائد تلاوت ہونگے ان کی تعداد ۷۳۶۷۷ ہوگی۔

جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالےٰ نے جو رمضان میں مسجد اور جماعت کے ساتھ تلاوت پر اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس کی نیکیوں کی تعداد چھبیس ارب اکیاسی کروڑ چوراسی لاکھ اٹھائیس ہزار بنتی ہے۔

حنفیہ کے نزدیک اس سے بھی زائد ثواب ملے گا

قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں حضرات مفسرین یہ کلام کرتے ہیں کہ آیا یہ جزو سورۃ ہے یا نہیں؟

حنفیہ اس کو قرآن کی آیت شمار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں سورۃ کا جزو نہیں ہے صرف فصل کے لیے نازل ہوئی ہے۔

اسطرح پورے قرآن حکیم کی ایک سو تیرہ سورتیں ہیں جن میں سے ایک سورۃ کے ساتھ تو یہ آیت شمار کی جائے گی۔ چنانچہ دستور بھی ہے کہ تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ قرآن کریم ہی کی طرح زور سے تلاوت کی جاتی ہے چاہے کسی بھی سورۃ کے ساتھ ہو۔ باقی ایک سو تیرہ سورتوں میں آہستہ پڑھی جاتی ہے بسم اللہ کے حروف انیس ہیں جو ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھنے سے ۲۱۴۷ بن جاتے ہیں جن پر رمضان المبارک کی برکت کی وجہ سے اکتیس کروڑ پندرہ لاکھ آٹھ ہزار نیکیاں اللہ تعالےٰ عطا فرماتے ہیں۔ گویا پورے رمضان المبارک میں اگر صرف ایک مرتبہ قرآن حکیم ایک عام مسجد میں سنایا جائے تو تیس روز کی تراویح میں جو حروف قرآن حکیم کے تلاوت کیے جائیں گے ان پر جو ثواب اس قاری یا سامع کو ملیگا اس کی نیکیوں کی تعداد یہ ہے۔

ختم تراویح پر حاصل ہونے والا کم از کم ثواب ۵۸۱۶۰۰۰ دا۴۱ ر۴۵ نیکیاں

ایک مرتبہ کے ختم پر ایک کھرب چھتالیس ارب اکتالیس کروڑ اٹھاون لاکھ سولہ ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔

یہ تو کم از کم حساب ہے، اس کے بعد اگر اور آگے چلیں تو انسانی اعداد کے بند سے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن حکیم کا وہ فرمان صادق آتا ہے۔

ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا شروع کرو تو تم اسکا احاطہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر وما ادرٰک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔

اس آیت میں لیلۃ القدر کی فضیلت بیان فرمائی کہ ایک رات ایک ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ایک رات میں جو عبادت کی جائے اس کا ثواب اتنا بڑھا کر دیا جائیگا کہ ایک ہزار ماہ تک وہ عبادت کرتے رہو تو وہ ثواب ملے اور مہینہ کہتے ہیں دن اور رات کے مجموعہ کو تو گویا ایک رات تیس ہزار دن اور تیس ہزار رات کے برابر ہوئی یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اس کا ایک منٹ ساٹھ ہزار منٹ کے برابر ہوا اور ایک سیکنڈ ساٹھ ہزار سیکنڈ کے برابر مطلب یہ ہوا کہ ایک سیکنڈ میں اگر ایک حرف تلاوت کرتے ہو تو عام راتوں میں جو ثواب عطا ہوتا ہے اس کا ساٹھ ہزار گنا ثواب اس ایک حرف کی تلاوت پر ہوگا۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ اور اس آیت شریفہ کی روشنی میں۔

ایک حرف کی تلاوت پر اکیس ارب چوراسی کروڑ نیکیاں

شب قدر میں عطا فرمائیں گے۔

ان کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر

تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا۔

کاش کہ حفاظ اس نعمت بے بہا کی قدر و منزلت کو پہچان سکیں۔

احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ لیلۃ القدر کو عشرہ اخیرہ میں تلاش کرو۔

احادیث کی روشنی میں علماء نے ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ کو لیلۃ القدر قرار دیا ہے ان راتوں میں خود اندازہ لگالیں کہ کتنے حروف قرآن پاک کے تلاوت کیے جاتے ہیں۔ جب ایک حرف پر اتنی نیکیاں عطا فرماتے ہیں تو ان حروف پر کتنا ثواب ہوتا ہوگا۔

اور وہ سارا ثواب ہم چند ٹکوں کے عوض ضائع کر دیتے ہیں دینے والے بھی غور کریں اور لینے والے بھی غور کریں کہ کہیں وہ گھاٹے کا سودا تو نہیں کر رہے بقول خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ۔

لطف دنیا کے ہیں کے دن کے لیے	کھو نہ جنت کے مزے ان کیلئے
یہ کیا اے دل آرہیں پھر ہوں ہم	زلف یاراں گل دینے کے لیے

حفاظ کرام کے لیے لمحہ فکریہ

حدیث قدسی میں ہے انا عند ظن عبدی بی میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے بعد ہر حافظ کو اللہ سے زیادہ سے زیادہ اجر کی اُمید کرنی چاہیے کیونکہ ایک نیکی کو اللہ نے قرآن میں سات سو تک بلکہ اس سے بھی زائد بڑھا کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ و اللہ یضٰعف لمن یشاء و اللہ واسع علیم۔

مثال ان لوگوں کی جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کیطرح ہے جس نے اگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھاتے جس کےلیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اخلاص نیت شرط ہے۔

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔ (بہشتی زیور ج ۱۱ ص ۲۲)

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر لیلۃ صلوٰۃ العشاء

الی شطر من اللیل ثم اقبل علینا بوجهه بعد ما صلی فقال صلی الناس ورقدوا ولم تزالوا فی الصلوٰة منذ انتظرتموها (رواہ البخاری بحوالہ ریاض الصالحین ج ۲ ص ۶۲)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کی پھر نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم برابر نماز ہی میں ہو جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو انتظار صلوٰۃ میں مرا ہے اس کو ثواب ملے گا جو نماز میں تلاوت کا ثواب ہے۔

اب تمام حفاظ غور فرمائیں کہ وہ تراویح کے انتظار میں کتنی دفعہ اپنے سپارے کو دہراتے ہیں اور جتنی دفعہ دہراتے ہیں اس میں بھی وہی ثواب ملتا رہتا ہے، لیکن جب اس کا عوض وصول کر لیا تو اس کا سارا اجر ضائع ہو گیا۔ گیا وہ چند ٹکے رہ کر نہیں رکھے کہ سب اجر ضائع ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تراویح سنا کر اس پر ہدیہ قبول کرنے کی جو بھی شکلیں ہمارے مسلک میں رائج ہیں ان کی حرمت کے بارے میں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ العالی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا ۲۶ شعبان ۱۳۹۰ھ کا تحریر شدہ ایک فتویٰ مع سوال و جواب ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جس پر حضرت مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان دونوں کی تصدیق بھی ہے

تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ؟

(الف) ختم قرآن کے موقع پر حافظ کی خدمت کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے ؟

(ب) جیسا کہ آجکل عام رواج ہے کہ بعض جگہ پر حافظ کی رقم مقرر کر دیتے ہیں اور بعض جگہ مقرر نہیں کرتے۔ اس موقع پر حافظ کو کچھ دینا جائز ہے یا نہیں اور لینا جائز ہے کہ نہیں، اور اس کو امامت یا تعلیم قرآن پر قیاس کرنا کیسا ہے ؟

(ج) مقرر کرنے یا نہ کرنے میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(د) اگر وہ حافظ کسی مسجد کے امام ہوں تو کیا پھر بھی ختم قرآن کے موقع پر ان کی خدمت کرنی جائز ہے کہ نہیں ؟

(ہ) اگر کوئی حافظ سال بھر داڑھی یکمشت سے کم رکھتا ہو یا سرے سے رکھتا ہی نہ ہو مگر رمضان کے قریب وہ رکھ لے تو آیا ایسے حافظوں کے پیچھے قرآن مجید سننا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو کوئی اور صورت ارشاد فرمائیے

(و) عوام کے چندے سے مٹھائی ختم قرآن کے موقع پر تقسیم کرنا کیسا ہے ؟

(ز) روشنی کا اہتمام کیسا ہے ؟

(ڈاکٹر محمد شاہین سورت استور جھنگ بازار جھنگ صدر)

الجواب

آیت: ولا تشتروا بآیتی ثمنا قلیلا (قرآن)۔ ترجمہ: میری آیتوں کے بدلے دنیا کا قلیل مال مت لو۔ اور حدیث: اقرؤا القرآن ولا تأکلوا بہ۔ ترجمہ: قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو اس کے بدلے کھایا مت کرو۔ نیز اور دوسری احادیث سے علمائے احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایسی عبادت کا معاوضہ حرام ہے جو مسلمان کے ساتھ خاص ہے لیکن بعد کے فقہاء نے صرف ان امور میں جو شعائر اسلام ہیں اور اسلام کا دار و مدار ان پر موقوف ہے اور جسے سوا دوسرا کوئی کام کرنے والا

متاخرین کے نزدیک امامت کے معاوضہ کو جائز قرار دینے پر ہی فتویٰ دیا ہے۔ درمختار
میں ہے

ولا لاجل الطاعات مثل الاذان والحج والامامة وتعليم القرآن والفقه ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن والفقه والامامة والاذان۔

ترجمہ۔ اور اجارہ حلال نہیں ہے عبادتوں کے لیے جیسے اذان، حج، امامت، قرآن مجید و فقہ کی تعلیم لیکن آج فتویٰ دیا جاتا ہے اجارہ کے صحیح ہونے کا قرآن مجید کی تعلیم فقہ کی تعلیم اور امامت و اذان کے لیے۔

شامی میں ہے کہ فتویٰ دیا جاتا ہے اور جو عبارت اوپر ہے کہ مستثنیٰ اس سے خصوصیت رکھتے ہیں آیت و احادیث سے ان پر جو ہے کہ ایک اجارہ پر کسی کو رکھنا جائز نہیں ہے۔

ہدایہ میں ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے دین میں سستی پیدا ہو جانے کی وجہ سے تعلیم قرآن پر اجارہ کو آج مستحسن قرار دیا ہے۔ اور مختصر الوقایہ میں تعلیم فقہ کو، متن مجمع، متن ملتقی اور درمختار میں امامت کو بھی اسی سے ملحق کیا ہے اور اذان و اقامت کو بھی یہی حکم دیا ہے اور قرآن مجید کے علم کا ضائع ہونا اس کی علت ہے۔ جو ہدایہ میں مذکور ہے لیکن صرف یہی چند مستثنیٰ ہیں۔ تاج الشریعہ نے ہدایہ کی شرح میں لکھا ہے کہ اُجرت پر قرآن پڑھنے سے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے نہ مردوں کو۔ اور شارح عینی نے ہدایہ کی شرح میں لکھا ہے کہ دنیا کے لیے پڑھنے والا روک دیا جائے گا، اور لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ لوگوں نے قرآن مجید کو کسب اور دنیا جمع کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (ج ۵ ص ۳۱-۳۲)

تعلیم امامت وغیرہ کو مستثنیٰ و جائز قرار دینے کی وجہ شعائر اسلام اور اسلام کے ضروری علوم و اعمال کا ختم ہو جانا ہے۔ یہاں یہ بات نہیں تراویح میں قرآن مجید سننا سنانا نہ فرض ہے نہ واجب، نہ یہ کہ وہ شعائر اسلام قرار دیا جائے یا اسلام اس پر موقوف ہو صرف سنت ہے۔ اگر یہ سنت بغیر کسی ناجائز چیز کے حاصل ہو تو سبحان اللہ ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

درمختار ذکر کرنے کے بعد ... کتاب درمختار میں جو سنت ہو ... سے

لہٰذا سے مغفرت کی دعا کریں کے ساتھ توبہ نہیں ملتا ورنہ دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔

درست توبہ کے طریقے سے ان ہو سکتی ہے کہ اسے معین ہوتی ہو ختم زندگی نہ ثواب ملے گا

(ب و ج) مقرر رقم تو جائز پڑھنا ہو جو جائز ہے

دو مقرر رقم کا جائز نہ ہونا ظاہر ہے مگر اجرت مقرر نہیں ہوتی تو وہاں بھی سوال اجارہ مقبول ہو۔ اگر کوئی اجارہ صحیح ہوتا ہو اور اجرت معین نہ ہو تو وہ بھی فاسد ہو کر گناہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں اجارہ فاسد ہوگا، دونوں گنہگار ہوں گے شبہ ہو سکتا ہے کہ ہم تو اسے دیتے ہیں ورنہ وہ رقم اسے پڑھنے کی اجرت نہ ہوا۔

جواب یہ ہے کہ فقہ کا قاعدہ ہے۔ المعروف کالمشروط رواج میں جو بات مثل شرط کی ہوتی ہے چونکہ ہمارے یہاں یہ عام ہے کہ بغیر لئے نہیں سناتے اس لیے رواج دینے لینے کا ہے تو وہ مثل مقرر و مشروط کرنے کے ہو کر معاوضہ بن کر حرام ہی ہوگا

ہاں اگر کسی غیر سنت بننے سنانے کا رواج نہ ہو اور کوئی پہلے سے ذرہ بھی نہ کہے پھر کوئی شخص کوئی چیز دیدے تو اسکو دینا جائز ہے اور یہ دینے والے کے دل میں اگر اسکا خیال ہو کہ اگر کوئی چیز نہ دیگا تو [illegible] کہ اس کو [illegible] سمجھتے ہیں دل میں خیال بھی نہ ہوگا تو درست ہے مگر [illegible] کے ساتھ ہے وہ دل کا حال جانتے ہیں اس سے کچھ پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔

(د) اگر کوئی [illegible] ہے اس سے جو رقم ہو [illegible] کہ وہ صرف قرآن شریف سننے کی وجہ سے نہیں ہوا تو وہی مذکورہ بات ہوگی کہ [illegible] کے لیے [illegible] ہوا۔

(ہ) جو رات [illegible] کی سے [illegible] کرنے کے لیے [illegible] تو جائز ہے [illegible] کا عہد کر لیا ہے [illegible] حدیث شریف میں ہے [illegible] ہاں [illegible] درست ہوگی [illegible] دل سے [illegible] جگہ

نیک امام کے پیچھے نماز تراویح (خواہ بلا ختم قرآن) مل سکے ان کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ جن کو دونوں باتیں میسر نہ ہوں ان کے لیے تنزیہی ہے۔ شامی میں یہ مذکور ہے۔ (ب) اور صورت یہی ہے کہ نیک حافظ صحیح پڑھنے والا پیچھے نہ ملے تو نیک امام کے ساتھ سورتوں سے پڑھ لیجئے۔

(د) اگر مٹھائی کی سخت پابندی ہے کہ نہ ہو تو طعن و تشنیع کرینگے اس وجہ سے وہ رسم بن جاتی ہے۔ اور رواج ہو جانے سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اگر کبھی کوئی نمکین چیز ہو کبھی کچھ نہ ہو تو اس میں حرج نہ رہیگا۔ پھر چندہ کرنا الگ بعض ناجائز باتوں پر مشتمل ہو جاتا ہے۔ جبر و زبردستی سے مرضی کے خلاف لینا حرام ہے گناہ ہے۔ اور کسی نابالغ سے لینا جبکہ اس کے ولی نے نہ بھیجا ہو وہ خود دے رہا ہو ناجائز ہے یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو چندہ حلال تو رہیگا مگر ایسے کام کے واسطے کہ خود وہ کام ہی ضروری بنا لینے پر ناجائز ہو رہا ہو درست نہ ہوگا۔

(ذ) روشنی جتنی نمازیوں کے لیے ضروری ہے درست ہے اس سے زیادہ میں اسراف کا گناہ ہے۔ جیسے جھنڈیوں وغیرہ میں اسراف ہے۔ دوسرے یہ طریقہ بہت روشنی کا اور ایسے ہی جھنڈیوں کا ہندوؤں اور عیسائیوں کا ہے۔ مسلمانوں کو ہر جگہ اس سے بچنا ضروری ہے خصوصاً دین کے کام اور خدا کے گھر میں تو اور بھی گناہ کی بات ہوگی۔ اصل بات جو اس کی خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن سننے سنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ اور قرآن مجید کے ختم پر دعا کا قبول ہونا احادیث سے معلوم ہو رہا ہے اپنی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے لیے اور خاندان برادری۔ قوم و ملک کے لیے دعا کرنا خصوصاً اس وقت کہ پاکستان نازک حالات میں ہے۔ اسلام نمود و نمائش اور شور و شغب کو پسند نہیں کرتا خلوص کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہونا پسند ہے۔ مگر جو ایسا نہ ہو۔

کتبہ مفتی جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور ۲۶ شعبان ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ملتان۔ ۲۷ شعبان ۱۳۸۵ھ

دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

- علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ کے ایماء پر قائم کردہ دین کی وہ عظیم درسگاہ ہے جو ۱۹۴۷ء سے مصروفِ خدمت ہے
- اب یہاں الحمدللہ تجوید و قراءت کی تربیت موقوف علیہ تک وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق تعلیم ہو رہی ہے۔ (اور دورہ حدیث بھی ان شاء اللہ بہت جلد شروع کر دیا جائیگا، البتہ تخصص کے درجات فی الحال بھی جاری ہیں)
- ادارہ کے نصاب تعلیم کو وفاق المدارس کے نصاب میں اس طرح مدغم کیا گیا ہے کہ طالب علم ثانویہ عامہ کے پہلے سال میں تجوید کی روایت حفص مکمل کرے، ثانویہ خاصہ کے سال دوم کے اختتام پر اس کی سبعہ قراءات مکمل ہو جائیں اور عالیہ کے دو سالوں میں عشرہ قراءات مکمل کر کے ایک طرف مکمل عالم بنے تو ساتھ ہی عشرہ کا بہترین قاری بھی ہو اور اس کو مدرسہ کی سند کے ساتھ وفاق المدارس کی سند بھی مل جائے
- وفاق المدارس کی سند یونیورسٹی گرانٹس کمیشن حکومت پاکستان سے اس طرح منظور شدہ ہے (ثانویہ عامہ مساوی میٹرک، ثانویہ خاصہ مساوی ایف اے، عالیہ مساوی بی اے اور عالمیہ مساوی ایم اے)
- طلباء کو نظام الاوقات کا پابند کیا گیا ہے جس میں ہر کام کے لیے وقت مقرر ہے سونے، جاگنے، پڑھنے کھانے، کھیلنے اور نماز کے اوقات متعین ہیں۔
- طلباء کا داخلہ انٹرویو کے ذریعہ ہوتا ہے، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات تحریری لیے جاتے ہیں نیز سالانہ امتحان وفاق المدارس کے تحت ہوتا ہے۔
- درس نظامی کے لیے ۶، تجوید و قراءات کے لیے ۶، حفظ قرآن کے لیے ۸، اور ناظرہ قرآن کریم کے لیے ۳ اور حساب کے لیے ۲۔ قابل ترین اساتذہ کام کر رہے ہیں۔
- انتظامی امور کے لیے ۶، تعمیرات کے لیے ۱، اسٹیج کے لیے ۳، چوکیدار، مالی، اسٹاف کے لیے ۔ مسجد کے لیے خطیب اور ادارہ اشرف التحقیق کے لیے ۳۔ کل ۴۹ افراد کا عملہ مصروفِ خدمت ہے۔ امامت و مؤذن کے فرائض اسی عملہ کی اضافی ڈیوٹی ہے۔
- ۲۰۰۱ء کے دوران درجات حفظ و ناظرہ، درجات تجوید و قراءات اور درس نظامی درجہ ابتدائیہ تا عالیہ (موقوف علیہ) میں داخل شدہ طلباء کی کل تعداد ۵۱۰ رہی۔

- ان میں سے ۲۰۰ طلباء کے قیام و طعام، نقد وظیفہ، درسی کتب مہیا کرنے اور علاج معالجہ کی سہولت اور رضائیاں مہیا کرنے کی ذمہ داری دارالعلوم پر ہے۔
- درس نظامی کے سال اوّل سے لے کر اوپر تک تمام درجات کے کل طلباء کے داخلہ کے لیے حافظ قرآن ہونا لازمی ہے۔
- روزانہ جتنا قرآن پاک کسی بھی صورت میں تلاوت کیا جاتا ہے۔ نماز عصر سے پہلے تمام اُمت محمدیہ کو اس کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ اور بیماروں، حاجت مندوں اور پریشان حال لوگوں کے لیے دعا کرائی جاتی ہے۔
- مدرسہ کی طرف سے ہر ماہ دینی معلومات پر مشتمل پمفلٹ شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ادارہ اشرف التحقیق میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم اور ان کے ہمراہ ۳ ماہر علماء، احکام قرآن کی تدوین کے لیے تحقیقی کام میں مصروف ہیں۔
- حکومت کے کسی ادارہ سے کسی قسم کی مالی امداد نہیں لی جاتی۔
- مدرسہ کا کوئی سفیر چندہ کے لیے نہیں ہے نہ جمعہ وعیدین یا جلسہ کے اجتماعات میں چندہ کی اپیل کی جاتی ہے اور نہ ہی چندہ کے لیے مدرسہ یا مسجد میں کوئی بکس رکھا گیا ہے۔ البتہ جو احباب ماہانہ عطیات دیتے ہیں ان سے وصولی کے لیے محصل مقرر ہے۔
- اس سال کا تخمینہ اخراجات بمعہ تعمیرات تقریباً اکتالیس لاکھ روپے لگایا گیا تھا لیکن وسائل آمدنی کی کمی کی وجہ سے کئی مفید منصوبے لیے رہ گئے جن کی تکمیل تو کجا ابتدا بھی نہ کی جا سکی
- ادارہ کے تمام مصارف محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کے زکوٰۃ، صدقات اور عام عطیات سے پورے ہوتے رہیں۔
- آپ بھی اس عظیم صدقہ جاریہ میں بھرپور حصہ لے کر اپنے والدین، اعزہ اور اولاد کے لیے ذخیرہ آخرت فراہم کیجئے۔

مشرف علی تھانوی مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون ۴۳۰۹۸۱

پرانی انارکلی چرچ روڈ لاہور فون ۵۳۷۲۸